اسلام
کے خلاف ہولناک سازشیں
ذمّہ دار کون ہے؟

اسلام کے خلاف ہولناک سازشیں
ذمہ دار کون ہے
مؤلفہ دوست محمد شاہد

پاکستان کی طرح اب دیگر ممالک میں بھی اسلام دشمن عناصر کی طرف سے ایسے اشتہارات بکثرت تقسیم کئے جا رہے ہیں جو جماعتِ احمدیہ کے متعلق سرتاپا جھوٹے الزامات پر مبنی ہیں۔ ان اشتہارات کی زبان نہائت اشتعال انگیز اور بازاری ہے۔ شدید نفرت اور فساد پھیلانے کی یہ غیر مہذبانہ مہم جو بالعموم دیوبندی، مودودی اور احراری علماء کی طرف سے چلائی جا رہی ہے اسلامی تعلیم کی رُو سے سخت قابلِ مذمت ہے۔ چونکہ مذکورہ طائفۂ علماء کا سابقہ کردار بتاتا ہے کہ ہمیشہ اُنہوں نے اسلام دشمن طاقتوں کے اشارے پر مسلمانوں کو باہمی نفرت اور فساد اور خونریزی کی تعلیم دی ہے[1]

اسلئے ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اس مہم کے پیچھے بھی بعض مخفی طاقتوں کا ناپاک ہاتھ کام کر رہا ہے جو حکومت اور دولت کے بل بوتے پر ان علماء کو اپنے سیاسی مقاصد کیلئے آلۂ کار بنا رہی ہیں۔

نفرت پھیلانے کی یہ مہم مختلف ٹریکٹوں اور چھوٹے کتابچوں کی صورت میں چلائی جا رہی ہے۔ اُن میں جو اعتراضات درج ہیں اُن میں سے ہر ایک کا محققانہ علمی جواب بارہا جماعتِ احمدیہ کی طرف سے دیا جا چکا ہے لیکن افسوس کہ عوام الناس لاعلمی کی بناء پر عموماً سُنی سنائی باتوں پر بغیر تحقیق کے اعتبار کر لیتے ہیں۔ نہ اُن کے پاس وقت ہوتا ہے نہ اس بات کی پرواہ کہ تحقیق کے جھنجھٹ میں پڑیں۔

بسا اوقات بڑے بڑے مضبوط فرقوں کے خلاف بھی شرانگیزی کی یکطرفہ مہم اثر دکھا جاتی ہے پھر ایک ایسی کمزور جماعت کے خلاف کیوں یہ پراپیگنڈا فضا کو زہر آلود نہ کر دے جس سے دفاع کا حق بھی بعض ملکوں نے چھین لیا ہے اور پاکستان میں تو بیسیوں احمدی محض اس جرم میں جیلوں میں ٹھونسے گئے کہ قرآن و حدیث پر مبنی دلائل کے ساتھ نہائت شریفانہ زبان میں اُنہوں نے شرانگیز پراپیگنڈا کا جواب دینے کی کوشش کی تھی۔ پس مسلسل بولا جانے والا یکطرفہ جھوٹ سُن سُن کر سادہ لوح عوام ہی نہیں بہت سے پڑھے لکھے لوگ بھی یہ باور کر لیتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ نعوذ باللہ ایک نہائت خوفناک اسلام دشمن تحریک ہے جو عالمِ اسلام اور ختمیتِ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک انتہائی سنگین خطرہ ہے۔ اسی بناء پر احمدیوں سے ہر قسم کا ظلم

---

[1]: ۔ تفصیل کیلئے دیکھیں منیر انکوائری رپورٹ بسلسلہ فسادات ۱۹۵۳ء صفحہ ۱۷۷، ۱۷۸۔ نیز فرمانِ قائدِ اعظم - اخبار انقلاب ۱۹۴۵ صفحہ ۸

وتشدد اور سفاکی کا سلوک روا رکھنا عین خدمتِ اسلام سمجھا جاتا ہے اور ان کی بات سننا بھی گناہ کبیرہ قرار دیا جاتا ہے۔

جیسا کہ ہم عرض کر چکے ہیں، ایسے تمام بہتانات کا علمی جواب الگ الگ رسالوں اور کتب کی صورت میں موجود ہے، ہر انصاف پسند حق کا متلاشی جب چاہے اُن کے مطالعہ کے بعد خود فیصلہ کر سکتا ہے۔ جوابی لٹریچر کا مختصر تذکرہ اس رسالہ کی پشت پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

یہاں ہم محض یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگرچہ بظاہر ان الزامات کی بنیاد سلسلہ احمدیہ کی کتب سے لئے گئے اقتباسات پر قائم کی گئی ہے مگر یہ سارے حوالے سیاق و سباق سے کاٹ کر اس رنگ میں پیش کئے گئے ہیں کہ پڑھنے والا اُن سے سراسر غلط نتیجہ نکالے اور احمدیوں کی طرف ایسے عقائد منسوب کرنے لگے جو ہرگز اُن کے عقائد نہیں۔ اس طرح عوام الناس کو دھوکا دے کر جو کچھ باور کرایا جاتا ہے اس کی بعض مثالیں پیش کی جا رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ

احمدی منہ سے تو مسلمانوں کا کلمہ پڑھتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ خدا واحد و لا شریک ہے اور محمدؐ اُس کے بندے اور رسول ہیں لیکن دل میں محمدؐ کی بجائے غلام احمد قادیانی پڑھتے ہیں۔

ہمارا پہلا جواب تو یہ ہے کہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ ــــ عالم الغیب والشہادہ خدا جانتا ہے کہ ہم دل سے اسکی توحید اور عظمت کے قائل اور محمد عربی، مکی و مدنی، شاہ بطحا، آمنہ کے لال، سیّد وُلدِ آدم حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا کلمہ پڑھتے ہیں اور کسی اور کا کلمہ نہیں پڑھتے۔ نہ باہر سے نہ اندر سے۔ ہمارا ایمان ہے کہ جو شخص بھی زبان سے آپ کا نام لیتا ہے لیکن دل میں کسی اور کا کلمہ پڑھتا ہے وہ لعنتی ہے اور اس کا جماعت احمدیہ سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

پس اگر اس بارہ میں ہم جھوٹے ہیں تو اللہ کی ہزاروں لعنتیں ہم پر ہوں اور ہم صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے جائیں اور اگر دیوبندی، مودودی اور احراری مولوی جھوٹے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنا خوف اُن کے دلوں میں پیدا فرمائے اور بے سرو پا جھوٹ اور افتراء کی لعنت سے اُن کو بچائے۔

ویسے بھی یہ کہنا کہ فلاں شخص زبان سے کچھ اور کہتا ہے اور دل میں کچھ اور کہتا ہے صرف خدا کا کام ہے اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے سوا کسی بندے کو یہ حق نہیں دیا۔ خود ہمارے مخالف مولوی بھی جو آیت اپنے رسالوں کے سرورق پر لکھتے ہیں اُس میں یہی فرمانِ الٰہی ہے کہ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ (آلِ عمران: ۱۶۷) یعنی "وہ اپنے منہ سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں اور جو کچھ وہ چھپا رہے ہیں، اللہ اس سے خوب آگاہ ہے"۔ پس آپ اپنے ان مولویوں کو سمجھائیں کہ

اللہ کا خوف اختیار کریں اور خدا کے بندوں پر ظلم توڑنے کے شوق میں خود خدا تو نہ بن بیٹھیں۔

ہمارے مخالف علماء سادہ لوح مسلمان عوام کو اس بات پر اکساتے ہیں کہ چونکہ ان کے دل میں کلمہ اور ہے اور زبان پر اور ہے اس لئے ان کو زبان سے بھی کلمہ نہ پڑھنے دو اور کلمہ کا بیج بھی نہ لگانے دو وغیرہ وغیرہ۔ یہ بھی سراسر ظلم ہے اور عقل کے خلاف تعلیم ہے۔ جب یہ خود مانتے ہیں کہ جو کلمہ ان احمدیوں کی زبان پر جاری ہوتا ہے یا مساجد پر یا کلمہ کے بیجوں پر لکھا ہوتا ہے وہ اسلامی کلمہ ہے تو جہالت کی حد ہے کہ اس اسلامی کلمہ کو مٹانے اور اس کی توہین کرنے کی تعلیم دی جا رہی ہے اگر دلوں میں جھوٹا کلمہ ہے تو اس بدبخت جھوٹے کلمے کو دلوں سے مٹائیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے کلمے کو مٹانا کہاں کی انسانیت اور شرافت اور مسلمانی ہے؟ لیکن دلوں تک ان کی رسائی نہیں ہو سکتی صرف یہ کر سکتے ہیں کہ اس الزام میں کہ احمدیوں نے اوپر سے کلمہ اور پڑھا ہے لیکن اندر سے اور پڑھتے ہیں، اُنکی گردنیں کاٹ دیں یا دل سینوں سے نوچ لیں لیکن اس صورت میں حضرت محمد مصطفےٰ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فیصلہ سے بھی باخبر رہیں کہ ایک جنگ میں ایک صحابیؓ نے دشمن کے ایک جری سپاہی کو جب مغلوب کر دیا اور اس کے کلمہ پڑھنے کے باوجود اسے یہ کہہ کر قتل کر دیا کہ جان کے خوف سے اوپر سے کلمہ پڑھ رہے ہو اندر سے نہیں تو یہ بات سُن کر **سرورِ دو عالم** صلی اللہ علیہ وسلم **اتنا ناراض ہوئے کہ زندگی بھر کبھی اتنا ناراض نہیں ہوئے تھے اور بار بار فرمایا کہ اس روز تمہارا کیا حال ہوگا جب کلمہ تمہارے خلاف گواہی دے گا** (صحیح مسلم کتاب الایمان)

پھر ان ملّانوں کو آپ کیا سمجھیں گے اور کیا سمجھائیں گے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان جانتے ہوئے بھی احمدیوں کو یہ کہہ کر قتل کرواتے ہیں کہ اُن کا کلمہ اوپر سے کچھ اور ہے اور اندر سے کچھ اور ہے۔

ہمارا ایمان تو یہ ہے کہ جو بھی اللہ اور اس کے رسول کے خلاف بغاوت کرتا ہے وہ اللہ کے نزدیک لعنتی ہے۔ ہم تو داروغہ نہیں بنائے گئے کہ ایسے لوگوں کو دنیا میں کوئی سزا دیں لیکن یہ خبردار کرتے ہیں کہ ایسے لوگ خدا کی پکڑ سے کبھی بچ نہیں سکیں گے۔

دیگر متعدد جھوٹے الزامات

دوسرے سراپا جھوٹے اور بے بنیاد الزام یہ لگائے جا رہے ہیں کہ بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد نے نعوذ باللہ خدا ہونے کا دعویٰ کیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر بلکہ افضل ہونے کا دعویٰ کیا۔ انبیاء کی توہین کی۔ خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃ الزھراؓ اور دیگر اہلِ بیت کی توہین کی اور تمام مسلمانوں کو حرامزادہ اور فاحشہ عورتوں کی اولاد کہا۔

اِن سب الزامات کا اوّل اور آخر جواب تو یہی ہے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین، لعنۃ اللہ علی الکاذبین، لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ حضرت مرزا صاحب خدائی کے نہیں بلکہ خدا کا ایک عاجز بندہ ہونے کے دعویدار تھے اور عیسائیوں کے جھوٹے عقیدہ ابنیتِ مسیحؑ کے خلاف آپ ہی کو کامیاب عالمگیر جہاد جاری کرنے کی توفیق ملی اور اب تک جماعتِ احمدیہ کو یہ توفیق مِل رہی ہے۔ اللہ کے سوا ہر دوسرے

خدائی کے دعویدار کو حضرت مرزا صاحب لعنتی اور بدبخت یقین کرتے تھے۔

مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مرزا صاحب نے آنحضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری کا نہیں، آپ کے کامل غلام ہونے کا دعویٰ کیا اور آپ کا سارا کلام عشقِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوبا ہوا ہے اور آپ کی خاکِ پا پر فدا ہونے کی تمنا ظاہر کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا　　نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں، اُس کا ہی میں ہوا ہوں　　وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

(درثمین اردو)

آپ کا ایمان تھا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری صاحبِ شریعت اور مطاع رسول ہیں اور انسانوں کیلئے اب آپ کی غلامی کے سوا کوئی مرتبہ باقی نہیں۔ جو برابری کا دعویدار ہو وہ لعنتی ہے۔ پس مخالف علماء اگر اب بھی اس جھوٹے الزام سے باز نہیں آتے تو اللہ اُن سے نپٹے۔ اُنکا معاملہ ہم عالم الغیب، قادرِ مطلق خدا کے سپرد کرتے ہیں۔

عصمتِ انبیاءؑ

حضرت مرزا صاحب تو تمام انبیاء کو معصوم عن الخطاء یقین فرماتے تھے اور انبیاء کی عزت کے قیام کیلئے آپ نے تمام عمر جہاد کیا۔ آپ کا ایمان تھا کہ انبیاء کی توہین انسان کو لعنتی بنا دیتی ہے۔ آپ سب انبیاء کو پاک سمجھتے تھے مگر سب سے بڑھ کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ فرماتے ہیں

سب پاک ہیں پیمبر اِک دوسرے سے بہتر　　لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

(درثمین اردو)

پس ہمارے مخالف علماء اس ظالمانہ الزام تراشی سے باز آجائیں ورنہ خدا کے عذاب سے ڈریں۔ جب خدا کی پکڑ آتی ہے تو دنیا کی کوئی طاقت انسان کو ہلاکت سے بچا نہیں سکتی۔

اہلِ بیت حضرت مرزا صاحب کی نظر میں

حضرت مرزا صاحب امہات المومنینؓ اور اہلِ بیتؓ کی پاکیزگی اور اعلیٰ روحانی مراتب کے دل و جان سے قائل تھے اور اہلِ بیت کی گستاخی کرنا قابلِ نفرت گناہ سمجھتے تھے۔ آپ کا ایمان تھا کہ ؎

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است　　خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است (درثمین فارسی)

کہ میرے دل و جان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہوں اور میری خاک بھی آلِ محمدؐ کے کوچے پر نثار ہو۔ نیز فرماتے ہیں

" وَلِی مُنَاسَبَۃٌ لَطِیْفَۃٌ بِعَلِیٍّ وَالحُسَیْنِ وَلَا یَعْلَمُ سِرَّھَا اِلَّا رَبُّ المَشْرِقَیْنِ وَالمَغْرِبَیْنِ وَاِنِّی اُحِبُّ عَلِیًّا وَ اَبْنَاءَہٗ وَ اُعَادِی مَنْ عَادَاہُ " (سر الخلافہ صفحہ ۳۵) کہ مجھے حضرت علیؓ اور حسینؓ سے

ایک لطیف مناسبت ہے اور اس راز کو صرف دو مشرقوں اور مغربوں کا رب ہی جانتا ہے اور میں علیؓ اور اس کے دونوں بیٹوں سے محبت رکھتا ہوں اور جو آپ سے دشمنی رکھے اس کا دشمن ہوں ۔

پس مخالف علماء سے ہم عرض کرتے ہیں کہ اس ظالمانہ بہتان تراشی سے باز آجائیں ورنہ خوب جان لیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹے الزام لگانے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا اور جب وہ سزا دینے کا فیصلہ کرے تو کوئی کسی کو اس سے بچا نہیں سکتا ۔

انگریزوں کا خودکاشتہ پودا اور اسرائیل کا ایجنٹ

یہ بھی الزام لگایا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ انگریزوں کا خودکاشتہ پودا ہے اور کبھی یہ بھی بہتان باندھا جاتا ہے کہ یہ اسرائیل کی ایجنٹ ہے ۔ اس کا ہمارے پاس یہی جواب ہے کہ عالم الغیب والشہادہ خدا ہی گواہ ہے کہ یہ سراسر جھوٹ اور بہتان ہے ۔ نہ جماعت احمدیہ نعوذ باللہ اسرائیل کی ایجنٹ ہے نہ انگریز کا خودکاشتہ پودا ہے بلکہ وہ پودا ہے جو چمن اسلام کی سرسبزی اور شادابی کی خاطر خدا نے خود اپنے ہاتھ سے لگایا ہے ۔

اگر ہم جھوٹے ہیں تو ہم خود اپنے مُنہ سے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہتے ہیں کہ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو ۔ کیا ہم پر الزام لگانے والے بھی مؤکد بعذاب قسمیں کھاکر یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر وہ جھوٹے الزام لگا رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن پر لعنت ڈالے اور دنیا اور آخرت میں ذلیل اور رسوا اور نامراد کردے

حج مکہ معظمہ کی بجائے قادیان میں

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہمارا حج مکہ معظمہ میں نہیں بلکہ قادیان میں ہوتا ہے ۔ پتہ نہیں کیوں جھوٹ بولتے ہیں اور اس قدر بے باک ہو چکے ہیں ۔ اگر ہمارا حج مکہ میں نہیں بلکہ قادیان میں ہوتا ہے تو ہمیں قادیان میں حج کرنے سے روکیں ۔ جب ان کے نزدیک ہم مکہ میں حج کرنے کے قائل ہی نہیں تو پھر زبردستی ہمیں مکہ میں حج کرنے سے کیوں روکتے ہیں ۔ آسمان کے نیچے اتنا بڑا کھلا کھلا جھوٹ بول رہے ہیں اور کچھ شرم نہیں آتی ۔ کیا انسانوں کی بھری دنیا میں کوئی ایک آدمی بھی ہے جسے بطور گواہ پیش کیا جا سکے کہ فلاں سال اُس نے قادیان میں احمدیوں کو حج کرتے دیکھا تھا ۔ ساری دنیا کے دیوبندی ، احراری اور مودودی علماء کو ہم چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ثابت کریں کہ کبھی قادیان میں احمدیوں نے حج کیا ہو ۔ چلئے اس بات پر ہی فیصلہ ہو جائے کہ وہ مؤکد بعذاب قسم کھاکر یہ اعلان کردیں کہ احمدی مکہ مکرمہ کی بجائے قادیان میں حج کرتے ہیں اور اگر وہ اس دعویٰ میں جھوٹے ہیں تو اللہ کی ہزار ہزار لعنتیں اُن پر پڑیں اور دنیا اور آخرت میں وہ ذلیل و خوار کئے جائیں ۔ ہے کوئی علماء میں سے جو اس جسارت پر آمادہ ہو ؟ ؟ ؟ ؟

مسلمانوں کے خلاف بدکلامی

یہ بھی نہائت فحش اور جھوٹا الزام لگایا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے نعوذ باللہ تمام مسلمانوں کے حرامزادہ ہونے کا فتویٰ

دیا اور انہیں کنچنیوں کی اولاد کہا ـــــ دراصل مولویوں نے اپنے جرم سے توجہ ہٹانے کیلئے حضرت مرزا صاحب پر یہ الزام لگایا ہے ورنہ ہم قطعی طور پر ثابت کر سکتے ہیں کہ خود یہ ملّاں لوگ ہی ہیں جنہوں نے اپنے فرقہ کے علاوہ باقی فرقوں کے تمام مسلمانوں کے خلاف قطعی طور پر فتوے دے رکھے ہیں کہ وہ سارے ولد الحرام ہیں۔ اسی بناء پر ان کے نزدیک کوئی شخص کسی دوسرے فرقہ سے تعلق رکھنے والے اپنے والدین کا ورثہ پانے کا حق بھی نہیں رکھتا۔ مثال کے طور پر دیوبندیوں کے بارہ میں فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔ لکھا ہے کہ

"صرف ہندوستان ہی کے علماء نہیں۔۔ بلکہ ... افغانستان وخیوا وبخارا وایران ومصر وروم و شام اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ وغیرہ تمام دیارِ عرب وکوفہ وبغداد شریف غرض تمام جہان کے علمائے اہلِ سنت نے بالاتفاق یہی فتوے دیا ہے کہ .... وہابیہ **دیوبندیہ** سخت سخت اشد مرتد و کافر ہیں ایسے کہ جو ان کو کافر نہ کہے خود کافر ہو جائیگا، اس کی عورت اس کے عقد سے باہر ہو جائیگی اور جو اولاد ہوگی وہ **حرامی** ہوگی اور از روئے شریعت ترکہ نہ پائے گی۔"

(فتویٰ بریلوی علمائے عرب و عجم۔ شائع کردہ محمد ابراہیم بھاگلپوری)

(علاوہ ازیں کتاب "ردّ الرّفضہ" از مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں اور "الملفوظ" حصّہ دوم مرتبہ مفتیٔ اعظم ہند وغیرہ کتب ملاحظہ کی جا سکتی ہیں)

صرف ان فتووں پر ہی اکتفا نہیں۔ ایسی ایسی ظالمانہ گالیاں ایک فرقہ کے مولویوں نے دوسرے فرقہ کے مسلمانوں اور اُن کے بزرگوں کو دے رکھی ہیں کہ قلم میں اُن کے بیان کی طاقت نہیں۔ یہ گالیاں عامۃ النّاس ہی کو نہیں بلکہ چوٹی کے مسلمان بزرگوں کو حتیٰ کہ صحابۂ کرامؓ اور خلفائے راشدین کو بھی دی گئی ہیں۔ ہم مذہب کے نام پر فساد پھیلانے کے قائل نہیں ورنہ ان علماء کی اِن زہر افشانیوں کو ہوا دی جائے تو ہر طرف فتنہ و فساد اور قتل و غارت کا بازار گرم ہو جائے۔

جہاں تک حضرت مرزا صاحب کی سخت کلامی کی بات ہے تو حقیقتِ حال یہ ہے کہ آپ مسلمانوں کو اس طرح مخاطب فرماتے تھے

◉ "اے **بزرگانِ اسلام**! خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے دِلوں میں تمام فرقوں سے بڑھ کر نیک ارادے پیدا کرے اور اس نازک وقت میں آپ لوگوں کو اپنے پیارے دین کا سچا خادم بنا دے (برکات الدعا صفحہ ۲۴)

◉ **اے حق کے طالبو اور اسلام کے سچے محبو!** (فتح اسلام صفحہ ۲)

◉ **پنجاب اور ہندوستان کے مشائخ اور صلحاء اور اہل اللہ باصفا** سے حضرت عزت اللہ جل شانہٗ کی قسم دے کر ایک درخواست .... **اے بزرگانِ دین و عباد اللہ الصالحین** .... **پنجاب اور ہندوستان کے تمام مشائخ اور فقراء اور صلحاء اور مردانِ باصفا** کی

خدمت میں اللہ جلشانہٗ کی قسم دے کر التجا کی جائے کہ وہ میرے بارے میں اور میرے دعوے کے بارہ میں دعا اور تضرع اور استخارہ سے جناب الٰہی میں توجہ کریں (تبلیغ رسالت جلد ۶ صفحہ ۱۴۴ تا ۱۵۱) "

حضرت مرزا صاحب نے ایسے عیسائی پادریوں یا آریہ پنڈتوں کے خلاف بعض جگہ سخت زبان استعمال فرمائی ہے جو محبوبِ سبحانی اور دل و جان سے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہائت دلآزار بدزبانی اور فحش کلامی سے باز نہیں آتے تھے اور اسی طرح اُن علماء کے خلاف بھی قدرے سخت کلمات استعمال فرمائے ہیں جنہوں نے آپ کو نہائت گندی گالیاں دینے میں پہل کی اور بار بار سمجھانے کے باوجود باز نہیں آئے اور (معاذ اللہ) آپ کو دجال اور زندیق اور خنزیر کہا اور بعض ایسے غلیظ القابات سے پکارا کہ ہمارا قلم اُنہیں لکھنا گوارا نہیں کرتا۔ حضرت مرزا صاحب کے بار بار سمجھانے کے باوجود وہ مخالفین نہ اس وقت باز آئے اور نہ آج باز آ رہے ہیں اور حضرت مرزا صاحب کو نہائت فحش اور بازاری گالیاں دینا ہی عین اسلام سمجھتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر ظلم یہ کہ مسلمان عوام کو یہ باور کرانے کی بھی کوشش کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والے دشمنوں کے خلاف جو سخت زبان آپ نے استعمال فرمائی وہ تمام باتیں نعوذ باللہ آپ نے مسلمان عوام و خواص کے متعلق کہیں۔ پس یہ عذر رکھ کر جو مُنہ میں آئے حضرت مرزا صاحب اور آپ کی جماعت کے خلاف زہر اگلتے چلے جاتے ہیں اور ذرا بھی خدا کا خوف نہیں کھاتے۔

حضرت مرزا صاحب کی تصنیفات جو اسی سے زائد کتب و رسائل پر مشتمل ہیں اُن میں سے چند فقرے ہیں جو ان علماء کے خلاف آپ نے استعمال کئے جو خود پہلے دشنام طرازی میں حد سے بڑھ گئے تھے۔ پس آپ کا یہ فعل اس قرآنی تعلیم کے مطابق تھا کہ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ (النساء ۱۴۹) یعنی اللہ تعالیٰ یہ پسند نہیں کرتا کہ کھلم کھلا سخت کلامی کی جائے سوائے ایسے شخص کے لئے کہ جس پر ظلم کیا گیا ہو۔ یعنی مظلوم اگر جوابی کارروائی کے طور پر سخت کلامی کرے تو خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بری بات نہیں۔

پس ہم تمام دنیا کے علماء کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ثابت کر کے دکھائیں کہ حضرت مرزا صاحب نے
اوّل :۔ سخت کلامی میں پہل کی ہو اور دوئم :۔ مولویوں نے جو گالیاں آپ کو دیں اور آج تک دیتے چلے جاتے ہیں اُس کا ہزارواں حصہ سخت کلامی بھی آپ نے جواب میں کی ہو۔ قیامت تک وہ ہرگز یہ ثابت نہیں کر سکتے۔ اگر ذرا سی بھی سچائی اُن میں ہے تو اس چیلنج کو قبول کر دکھائیں۔

جہاں تک مسلمان شرفاء اور عوام الناس کا تعلق ہے آپ نے کھلے لفظوں میں تحریر فرمایا ہے کہ وہ ہرگز جوابی سختی میں میرے مخاطب نہیں بلکہ روئے سخن صرف حد سے بڑھے ہوئے شریروں کی طرف ہے۔ فرمایا

" لَيْسَ كَلَامُنَا هٰذَا فِيْ اَخْيَارِهِمْ بَلْ فِيْ اَشْرَارِهِمْ " (الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ ص ۶۸)

ترجمہ :۔ ہمارا یہ کلام محض شریر علماء کے متعلق ہے۔ ہرگز نیک علماء کے متعلق نہیں ہے۔ پھر فرمایا

" نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ ھَتْکِ الْعُلَمَاءِ الصَّالِحِیْنَ وَقَدْحِ الشُّرَفَاءِ الْمُھَذَّبِیْنَ سَوَآءً کَانُوْا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمَسِیْحِیِّیْنَ اَوِ الْآرِیَّۃِ ۔" (لُجَّۃُ النُّور صفحہ ۶۱)

ترجمہ :- ہم صالح علماء کی ھتک سے اور مہذب شرفاء کی شان گرانے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں خواہ وہ مسلمانوں میں سے ہوں یا عیسائیوں میں سے یا آریوں میں سے ۔

مسلمانوں کے متعلق تو آپ کے جذبات یہ تھے کہ ؎

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار ٭ کاخر کنند دعوے حُبِ پیمبرم (درثمین فارسی)

کہ اے دِل تو اِن لوگوں کا لحاظ رکھ کیونکہ آخر میرے پیغمبرؐ کی محبت کا دعوٰے کرتے ہیں ۔ نیز ہمیں آپ نے یہ تعلیم دی کہ ؎ گالیاں سُن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو

کِبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

اور ان مسلمانوں کے بارہ میں جو مولویوں کی باتوں میں آکر لاعلمی میں آپ کو گالیاں دیتے رہے آپ کے دلی جذبات یہ تھے اور ہمارے بھی یہی ہیں کہ

گالیاں سُن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو

رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

پس اگر معاند علماء اب بھی جھوٹے الزام تراشیوں اور شرانگیزیوں سے باز نہیں آتے تو ہم اُن کا معاملہ احکم الحاکمین خدا کے سپرد کرتے ہیں جس کے قبضۂ قدرت میں اُن کی بھی جان ہے اور ہماری بھی ۔ ہم تو کمزور اور عاجز اور مظلوم انسان ہیں مگر ہمارا خدا تو کمزور اور عاجز نہیں ۔

افسوس کہ یہ سب باتیں جاننے کے باوجود اس زمانے کے علماء مسلمان عوام کو بھڑکانے اور مشتعل کرنے کیلئے یہ ظالمانہ الزام حضرت مرزا صاحب پر یہ سراسر جھوٹا الزام لگاکر کہ آپ نے تمام مسلمانوں کو حرامزادہ کہا ہے، مسلمانوں کو اکساتے ہیں کہ اس جرم میں حضرت مرزا صاحب کو سچا ماننے والوں کو قتل کر دو ، اُن کے گھروں کو آگ لگا دو ۔ ان کی عورتوں اور بچوں کو ذبح کر دو اور اموال لوٹ لو اور مولویوں کی یہ باتیں سُن کر کسی کو کبھی خیال نہیں آتا کہ اگر یہ الزام جو سراسر جھوٹا الزام ہے ، سچا بھی ہو تو کیا اسلام یہی تعلیم دیتا ہے کہ جو تمہیں گالی دے اُس کے ماننے والوں سے بھی زندہ رہنے کا حق چھین لو اور اُن کے خلاف قتل و غارت کا بازار گرم کر دو ۔

اگر یہی اسلامی تعلیم ہے تو اُن بدگو آریوں اور عیسائی معاندینِ اسلام کے بارہ میں وہ مولوی کیا فتوٰی دیتے ہیں جنہوں نے ہمارے آقا و مولیٰ ، سیّد وُلدِ آدم حضرت محمّد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایسی ناپاک زبان استعمال کی ہے اور ایسی فحش گالیاں دی ہیں اور اتنے گندے الزام لگائے ہیں کہ ان کو پڑھ کر غیرت سے انسان کا خون کھولنے لگتا ہے اور اِس زندگی سے نفرت ہو جاتی ہے ۔ ایسے لیڈروں کے ہم مذہب

اور ہم خیال لوگوں اور اُن کے پیشوا یا سچا ماننے والوں کے بارہ میں مولوی لوگ کیا فتویٰ دیتے ہیں اگر آج ساری دنیا کے ملاں بھی اکھٹے کر لئے جائیں تو حضرت محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاک پا کے برابر بھی وہ عزت کے لائق نہیں ۔ پھر یہ کیا بوالعجبی ہے اور گستاخیٔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اپنے لئے تو یہ دستور بنالیا ہے کہ جس شخص نے ہمیں گالی دی ہے اُس کے سب ماننے والوں کا قتل عام کر دو تو سیدھا جنت میں جاؤ گے لیکن وہ قومیں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ جھوٹا اور خدا پر بہتان بنانے والا مفتری اور دھوکا دینے والا یقین کرتی ہیں اور جن کے مذہبی لیڈر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایسی گندی زبان استعمال کرتے ہیں کہ شرافت منہ چھپاتی پھرتی ہے ، ان کے بارہ میں ان مولویوں کی غیرت اور حمیت کو سانپ سونگھ جاتا ہے ۔ ان کے متعلق کیوں آپ کو یہ تعلیم نہیں دیتے کہ ان کے بچہ بچہ کو ہلاک کردو اور گھروں کو آگیں لگادو ۔ کیا نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان ملانوں کی عزت زیادہ ہے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گندی گالیاں پڑھ کر ان کی رگ حمیت نہیں پھڑکتی ۔ پس اگر یہ اپنی تعلیم میں سچے ہیں تو پھر احمدیوں کی باری تو بہت بعد میں آئیگی بلکہ نہیں آئیگی کیونکہ وہ تو خاک راہ مصطفےٰ ہیں ۔ پہلے یہودیوں اور عیسائیوں اور آریوں کا قتل عام تو ختم کرلیں ۔ ان سے تو اقتصادی امداد مانگ مانگ کر کھاتے اور دوستی کی پینگیں بڑھانے اور یاریوں کے معاہدے کرتے ہیں ۔ مگر قتل و غارت کیلئے صرف احمدی ہی رہ گئے ہیں جو دل و جان سے محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر نثار ہیں اور ان راہوں پر نثار ہیں جہاں سے وہ قدم گذرے تھے ۔

پس ہم چیلنج کرتے ہیں ۔ اگر ان مولویوں میں ادنیٰ بھی سچائی اور غیرت ہے تو ہمارا یہ چیلنج قبول کر کے دکھائیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا اور مفتری قرار دینے والے اور نہائت ناپاک گالیاں دینے والے ھندوؤں اور عیسائیوں اور یہودیوں کے خلاف اُن کے اپنے اپنے ملکوں میں قتل و غارت کی تعلیم دے کر دکھائیں ۔ ھندوستان کے مولوی ھندوستان کے ھندوؤں اور یہودیوں اور عیسائیوں کے خلاف تلوار لے کر اٹھ کھڑے ہوں اور ھندوستان کے مسلمانوں کو ان کے خلاف بھڑکائیں اور پاکستان کے مولوی پاکستان میں بسنے والے یہودیوں ، ھندوؤں اور عیسائیوں کے خلاف تلواریں لے کر اُٹھ کھڑے ہوں اور پاکستان کے مسلمانوں کو ان کے خلاف بھڑکائیں اور روس اور امریکہ اور چین اور جاپان اور افریقہ اور یورپ میں بسنے والے مولوی بھی تلواریں لے کر اٹھ کھڑے ہوں اور ان ممالک میں بسنے والے یہودیوں اور عیسائیوں اور ھندوؤں اور بت پرستوں کے خلاف وہاں کے مسلمانوں کو بھڑکائیں ۔ جو لوگ سب سچوں سے بڑھ کر سچے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا اور مفتری قرار دیتے اور آپ کی عصمت اور اھلبیت کی عصمت پر ایسے خبیثانہ اور فحش حملے کرتے ہیں کہ ہر عاشق رسولؐ کا دِل اُن کو پڑھ کر پھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے ۔

ہاں ہم چیلنج کرتے ہیں اور پھر چیلنج کرتے ہیں اور پھر چیلنج کرتے ہیں کہ اگر ان کے دل میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت اور غیرت کی ادنیٰ سی بھی رمق ہے اور اسلام کی یہی تعلیم سمجھتے ہیں کہ ہاک لوگوں کو گالیاں دینے والوں کا قتلِ عام کرنا اور اُن کے گھروں کو آگ لگانا فرض ہے تو آگے بڑھیں اور ایسا کر کے دکھائیں لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ ہرگز اس چیلنج کو قبول نہیں کر سکتے بلکہ قیامت تک اس چیلنج کو قبول نہیں کر سکتے۔

ہاں اگر ان سے شیعہ سنی فساد کروانے ہوں تو شوق سے حاضرِ خدمت ہونگے۔ دیوبندی، بریلوی فتنے برپا کروانے ہوں تو "سو بسم اللہ" کہہ کر لبیک کہیں گے۔ احمدیوں کے خلاف بلوے کروانے ہوں تو بڑے جوش و خروش کے ساتھ یہ خونِ ناحق کی طرف آپ کو بلائیں گے گویا ان کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی اصل دشمن تو خود امتِ محمدیہ ہی ہے لہٰذا مسلمان کہلانے والے مسلمان کہلانے والوں کا گلا کاٹیں گے تو خدا تعالیٰ راضی ہوگا۔ ہاں دشمنانِ اسلام اور معاندینِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ نہیں کہنا۔ مبادا خدا تعالیٰ ناراض ہو جائے۔

یہ ہے ان لوگوں کا اسلام !!! افسوس کہ فتنہ و فساد پھیلانے کیلئے ملاں کی دوڑ مسجد تک ہی ہے۔ ہر دوسرے فرقہ کی مسجد اُن کو مسجدِ ضرار نظر آتی ہے ہر دوسرا فرقہ اُن کو اسلام کا سب سے بڑا دشمن دکھائی دیتا ہے۔ احمدیت تو سو سالہ مسئلہ ہے پھر یہ ملاں سینکڑوں سال سے آخر کیوں امت کے ایک حصّہ کو دوسرے سے لڑاتے چلے آرہے ہیں۔ اگر تاریخ اسلام سے تم ناواقف ہو تو گرد و پیش میں گذرنے والے اس دور کے واقعات پر ہی کیوں نظر نہیں ڈالتے۔

اے سادہ لوح مسلمانو! تم کیوں نہیں دیکھتے اور کیوں نہیں سمجھتے کہ آج عالمِ اسلام میں جو ہر طرف فتنہ و فساد ہے یہ ملّائیت ہی کا فیض ہے۔ یہ ایک دوسرے کے خلاف نفرت انگیزی ہی کی تعلیم ہے جس نے ہر طرف مسلمان کو مسلمان سے برسرِ پیکار کر رکھا ہے۔ نہ دھریہ پر ملاں کو غصّہ آتا ہے نہ مشرک پر نہ یہودی پر نہ عیسائی پر۔ نہ روس سے انہیں خطرہ ہے نہ امریکہ سے نہ چین سے نہ جاپان سے۔ اگر غصّہ آتا ہے تو مسلمان کہلانے والوں پر اور دن رات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں پر۔ اگر خطرہ ہے تو مسلمان کہلانے والوں سے اور دن رات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں سے۔

افسوس کہ علامہ اقبال نے کتنی غلط بات کہی جب خدا تعالیٰ کے متعلق یہ کہا کہ ؎

رحمتیں تیری ہیں اغیار کے کاشانوں پر ☆ برق گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر (بانگِ درا)

ہاں سچ کہتے اور بہت سچ کہتے اگر ملاں کے متعلق وہ یہ کہتے کہ ؎

رحمتیں تیری ہیں اغیار کے کاشانوں پر ٭ برق گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر

فاعتبروا یا اُولی الالباب ! پس نصیحت پکڑو اے عقل والو!
ورنہ یاد رکھو کہ ملائیت نے جس طرح پہلے عظیم اسلامی سلطنتوں کے پرخچے اڑا دئیے تھے تم سے بھی یہی سلوک کریگی۔

دیکھو ملاں پر یہ مصرعہ کتنا صادق آتا ہے۔کہ ؎

" ہوئے تم دوست جس کے دشمن اُس کا آسماں کیوں ہو "

والسلام

ہم ہیں

حق بات کی نصیحت کرنیوالے ممبران جماعت احمدیہ عالمگیر

برطانیہ

جماعتِ احمدیہ پر بہتانات کے جوابات پر مشتمل چند کتب و رسائل کی فہرست۔

۱:۔ حکومتِ پاکستان کے شائع کردہ وائٹ پیپر کے جواب پر مشتمل خطباتِ جمعہ یکم فروری ۱۹۸۵ء تا ۱۷ مئی ۱۹۸۵ء
از حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

۲:۔ احمدیہ تبلیغی پاکٹ بک

۳:۔ احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک

۴:۔ زجاجہ

۵:۔ مولانا مودودی صاحب کے رسالہ ختم نبوت پر علمی تبصرہ

۶:۔ آیتِ خاتم النبیین اور جماعتِ احمدیہ کا مسلک (بزرگانِ سلف کے ارشادات کی روشنی میں)

۷:۔ اک حرف ناصحانہ

۸:۔ وصال ابنِ مریمؑ

۹:۔ دنیائے مذاہب کے سنسنی خیز انکشافات

لا اله الا الله